بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو شب برأت کہا جاتا ہے کہ شب کے معنی ہیں رات اور برأت کے معنی بری ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس رات مسلمان توبہ کر کے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو شب برأت کہتے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ المبارکۃ یعنی رحمت نازل ہونے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرہویں شب سے افضل کوئی رات نہیں''

(لطائف المعارف، ص ۱۴۵)

جس طرح مسلمانوں کیلئے زمین میں دو عیدیں ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے آسمان میں دو عیدیں ہیں ایک شب برأت اور دوسری شب قدر جس طرح مومنوں کی عیدیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں فرشتوں کی عیدیں رات کو اس لئے ہیں کہ وہ رات کو سوتے نہیں جب کہ آدمی رات کو سوتے ہیں اس لئے ان کی عیدیں دن کو ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۳۴۹)

تقسیم امور کی رات:

ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

''قسم ہے اس روشن کتاب کی، بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے، ہر حکمت والا کام۔

(الدخان ۲ تا ۴ کنز الایمان)

''اس رات سے مراد شب قدر ہے یا شب برأت''۔ (خزائن العرفان)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ''لیلۃ مبارکۃ'' سے پندرہ شعبان کی رات مراد ہے۔ اس رات میں زندہ رہنے والے، فوت ہونے والے اور حج کرنے والے سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور جس کی تعمیل میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ فہرست کی تیاری کا کام لیلۃ القدر میں مکمل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔ (ما ثبت من السنۃ، صفحہ ۱۹۴)

علامہ قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ ان امور کے لوح محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شب برأت سے ہوتا ہے اور اختتام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔ (الجامع الاحکام القرآن، جلد ۶، صفحہ ۱۲۹)

یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے ہی سے لوح محفوظ میں تحریر ہیں پر اس شب میں ان کے لکھے جانے کا کیا مطلب ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ امور بلاشبہ لوح محفوظ میں تحریر ہیں لیکن اس شب میں مذکورہ امور کی فہرست لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے سپرد کی جاتی ہے جن کے ذمہ یہ امور ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ فرمائیے، ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ آئندہ سال مرنے والے ہوتے ہیں، وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کا مقررہ رزق اتارا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلدا، ص ۲۷۷)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ''شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتا ہے کہ جن جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روحوں کو آئندہ سال مقررہ وقتوں پر قبض کرنا تو اس شب میں لوگوں کے حالات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی باغوں میں درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوتا ہے۔ کوئی کوٹھی بنگلہ بنوا رہا ہوتا ہے حالانکہ ان کے نام مردوں کی فہرست میں لکھے جا چکے ہوتے ہیں''۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۴، ص ۱۷، ما ثبت من السنۃ، ص ۱۹۳)

حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی زندگی منقطع کرنے کا وقت اس رات میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

(الجامع الاحکام القرآن، ج ۱۶، ص ۱۲۶، شعب الایمان للبیہقی، ج ۳، ص ۳۸۶)

چونکہ یہ رات گزشتہ سال کے تمام اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے اور آئندہ سال ملنے والی زندگی اور رزق وغیرہ کے حساب کتاب کی رات ہے اس لئے اس رات میں عبادت الٰہی میں مشغول رہنا رب کریم کی رحمتوں کے مستحق ہونے کا باعث ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کی یہی تعلیم ہے۔

•مغفرت کی رات:

شب برأت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بے شمار لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے، اس حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

(ترمذی جلدا، ص ۱۵٦، ابن ماجہ، ص ۱۰۰، مسند احمد جلد ٦، ص ۲۳۸، مشکوٰۃ جلدا، ص ۲۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ا، ص ۳۳۷، شعب الایمان للبیہقی، جلد ۳، ص ۳۷۹)

شارحین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اتنی زیادہ اسناد سے مروی ہے کہ درجہ صحت کو پہنچ گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا:

''شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور اس شب میں ہر کسی کی مغفرت فرما دیتا ہے، سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے''۔ (شعب الایمان للبیہقی، جلد ۳، ص ۳۸۰)

(۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے رحم وکرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے"

(ابن ماجہ ص ۱۰۱، شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۸۲، مشکوٰۃ جلد ۱، ص ۲۷۷)

(۴) حضرت ابوہریرہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوثعلبہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے (مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۶۵)

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دوشخصوں کے سوا سب مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے ایک کینہ پرور اور دوسرا کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔ (مسند احمد، ج ۲، ص ۱۷۶، مشکوٰۃ، جلد ص ۲۷۸)

(۶) امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طویل روایت بیان کی ہے جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے رشتے ناتے توڑنے والا، بطور تکبر ازارٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان، شراب نوشی کرنے والے۔ (ج ۳، ص ۳۸۴)

(۷) غنیۃ الطالبین، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث میں مزید ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جادوگر، کاہن، سودخور اور بدکار، یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کیے بغیر ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔ پس ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے گناہوں سے جلد از جلد سچی توبہ کرلیں تا کہ یہ بھی شب براٗت کی رحمتوں اور بخشش و مغفرت کے حقدار ہو جائیں۔ (صفحہ ۴۴۹)

ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے''

(التحریم ۸، کنز الایمان)

یعنی توبہ ایسی ہونی چاہیے جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی گناہوں سے پاک اور عبادتوں سے معمور ہو جائے۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ توبۃالنصوح کسے کہتے ہیں، ارشاد ہوا! بندہ اپنے گناہ پر سخت نادم اور شرمسار ہو۔ پھر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر مغفرت مانگے اور گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں داخل نہیں ہوسکتا، اسی طرح اس بندے سے یہ گناہ کبھی سرزد نہ ہوگا۔

رحمت کی رات:

شب براٗت فرشتوں کو بعض امور دیئے جانے اور مسلمانوں کی مغفرت کی رات ہے اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ رب کریم کی رحمتوں کے نزول کی اور دعاؤں کے قبول ہونے کی رات ہے۔
۱.....حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے! جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کے گناہ بخش دوں، ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ اسے عطا کروں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے۔ وہ سب کی دعا قبول فرماتا ہے، سوائے بدکار عورت اور مشرک کے"۔

(شعب الایمان للبیہقی، ج ۳، ص ۳۸۳)

۲.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نازل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں۔ یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص۱۰۰، شعب الایمان للبیہقی، ج۳، ص۳۸۷، مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۷۸)

اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت و رحمت کی ندا کا ذکر ہے اگرچہ یہ ندا ہر رات میں ہوتی ہے۔ شب برأت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ندا غروب آفتاب ہی سے شروع ہو جاتی ہے، گویا صالحین اور شب بیدار مومنوں کے لئے تو ہر رات شب برأت ہے مگر یہ رات خطا کاروں کیلئے رحمت و عطا اور بخشش و مغفرت کی رات ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس رات میں اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور رب کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگیں۔ اس شب رحمت خداوندی ہر پیاسے کو سیراب کر دینا چاہتی ہے اور ہر منگتے کی جھولی کو ہر مراد سے بھر دینے پر مائل ہوتی ہے۔ بقول اقبال! رحمت الٰہی یہ ندا کرتی ہے!!!

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

شب بیداری کا اہتمام:

شب برأت میں سرکار دوعالم ﷺ نے خود بھی شب بیداری کی اور دوسروں کو بھی شب بیداری کی تلقین فرمائی آپ ﷺ کا فرمان عالیشان اوپر مذکور ہوا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس فرمان جلیل کی تعلیم میں اکابر علماء اہلسنّت اور عوام اہلسنّت کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔ شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد میں جمع ہو کر شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں عبادات میں مصروف رہتے تھے''۔

علامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ شب برأت سے متعلق رقمطراز ہیں!!!

''اور کوئی شک نہیں کہ یہ رات بڑی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے۔ ہمارے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کی بہت تعظیم کرتے اور اس کے آنے سے قبل اس کے لئے تیاری کرتے تھے۔ پھر جب یہ رات آتی تو وہ جوش و جذبہ سے اس کا استقبال کرتے اور مستعدی کے ساتھ اس رات میں عبادت کیا کرتے تھے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے اسلاف شعائر اللہ کا بہت احترام کیا کرتے تھے''۔ (المدخل، ج۱/۳۹۲)

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس مقدس رات میں مسجد میں جمع ہو کر عبادات میں مشغول رہنا اور اس رات شب بیداری کا اہتمام کرنا تابعین کرام کا طریقہ رہا ہے۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

''اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات میں شب بیداری کرے تو یہ فعل احادیث کی مطابقت میں بالکل مستحب ہے۔رسول کریم ﷺ کا یہ عمل بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شب برأت میں آپ مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کی خاطر قبرستان تشریف لے گئے تھے''

(ماثبت من السنۃ،ص۲۰۵)

آقا ومولیٰ ﷺ زیارت قبور کی ایک بڑی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس سے موت یاد آتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے (زیارت قبور کے دلائل وفوائد سے متعلق تفصیلی گفتگو فقیر کی کتاب ''مزارات اولیاء اور توسل'' میں ملاحظہ فرمائیں) شب برأت میں زیارت قبور کا واضح مقصد یہی ہے کہ اس مبارک شب میں ہم اپنی موت کو یاد کریں تا کہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے میں آسانی ہو۔یہی شب بیداری کا اصل مقصد ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں ،منقول ہے کہ جب آپ شب برأت میں گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ یوں دکھائی دیتا تھا جس طرح کسی کو قبر میں دفن کرنے کے بعد باہر نکالا گیا ہو۔آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میری مثال ایسی ہے جیسے کسی کی کشتی سمندر میں ٹوٹ چکی ہو اور وہ ڈوب رہا ہو اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو۔پوچھا گیا آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ فرمایا میرے گناہ یقینی ہیں۔لیکن اپنی نیکیوں کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے قبول کی جائیں گی یا پھر رد کردی جائیں گی۔(غنیۃ الطالبین،ص۲۵۰)

اللہ اکبر نیک ومتقی لوگوں کا یہ حال ہے جو ہر رات شب بیداری کرتے ہیں اور تمام دن اطاعت الٰہی میں گزارتے ہیں جب کہ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے کم نصیب ہیں جو اس مقدس رات میں فکر آخرت اور عبادت ودعا میں مشغول ہونے کی بجائے مزید لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آتش بازی، پٹاخے اور دیگر ناجائز امور میں مبتلا ہو کر وہ اس مبارک رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔حالانکہ آتش بازی اور پٹاخے نہ صرف ان لوگوں اور ان کے بچوں کی جان کے لئے خطرہ ہیں بلکہ ارد گرد کے لوگوں کی جان کیلئے بھی خطرے کا باعث بنتے ہیں۔ایسے لوگ ''مال برباد اور گناہ لازم کا مصداق ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ایسے لغو کاموں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ ایسے لغو کام اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہوتے ہیں۔مجدد برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آتش بازی، جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا گیا ارشاد ہوا:

''اور فضول نہ اڑا بے شک (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''

(بنی اسرائیل)

شعبان کے روزے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں!!!

''میں نے آقا ومولیٰ ﷺ کو ماہِ رمضان کے علاوہ ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا'' (بخاری،مسلم،مشکوٰۃ،۱/۴۴۱)

ایک روایت میں فرمایا:

''نبی کریم ﷺ چند دن چھوڑ کر پورے ماہِ شعبان کے روزے رکھتے تھے'' (ایضاً)

آپ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ (ما ثبت من السنۃ، ص ۱۸۸)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جن لوگوں کی روحیں قبض کرنی ہوتی ہیں ان کے ناموں کی فہرست ماہِ شعبان میں ملک الموت کو دی جاتی ہے اس لئے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرا نام اس وقت فہرست میں لکھا جائے جب کہ میں روزے کی حالت میں ہوں"

یہ حدیث پہلے مذکور ہوچکی کہ مرنے والوں کے ناموں کی فہرست پندرہویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر چہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا اس کے باوجود روزہ دار لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ بوقت کتابت (یعنی شب میں) اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھتا ہے۔ (ما ثبت من السنۃ، ص ۱۹۲)

بریلی شریف کی قابل تقلید مثال:

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن دو شخصوں میں دنیوی عداوت ہو تو اس رات (شب برأت) کے آنے سے قبل انہیں چاہیے کہ ہر ایک دوسرے سے مل کر خطا معاف کردے تاکہ مغفرت خداوندی انہیں بھی حاصل ہو۔ بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ چودہ شعبان آنے سے قبل مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور عفو و تقصیر کراتے ہیں اور جگہ کے مسلمان بھی ایسا کریں تو نہایت انسب و بہتر ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ:

دیوبندی مکتبۂ فکر کے مفتی، دار العلوم کراچی کے بانی اور جسٹس تقی عثمانی اور رفیع عثمانی کے والد تفسیر "معارف القرآن" سورۂ دخان، آیت نمبر ۴ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"رہا شب برأت کی فضیلت کا معاملہ سو وہ ایک مستقل معاملہ ہے جو بعض روایات اگر باعتبار سند کے ضعف سے کوئی خالی نہیں لیکن تعدد طرق اور تعدد روایات سے ان کو ایک طرح کی قوت حاصل ہو جاتی ہے اس لئے بہت سے مشائخ نے ان کو قبول کیا ہے کیونکہ فضائل اعمال میں ضعیف روایات پر عمل کر لینے کی بھی گنجائش ہے"۔

سند

۱۴ شعبان نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نفل دو دو کر کے پڑھیں، پہلی بار درازیٔ عمر بالخیر، دوسری بار دفع بلا، تیسری بار مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے، ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک بار اور اس کے بعد دعائے نصف شعبان المعظم پڑھیں:

دعائے مذکور دعائے نصف شعبان المعظم کے نام سے ایک نہایت مشہور اور مجرب دعا ہے جسے عامۃ المسلمین شب برأت میں پڑھتے ہیں۔ اس دعا کے پڑھنے کا یہ معمول صدیوں سے چلا آ رہا ہے، کسی بھی اہل علم نے اس دعا کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی شب برأت میں اس دعا کے پڑھنے سے منع کیا۔

اس دعائے نصف شعبان المعظم کو اپنے وقت کے ایک عظیم محدث امام محمد بن فضیل بن غزوان الضبی نے اپنی کتاب ''کتاب الدعاء'' میں لکھا ہے، ان کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، سن ۱۹۵ ہجری میں ان کی رحلت ہوئی، انہوں نے قرآن مجید کی ایک تفسیر بھی لکھی تھی، علاوہ ازیں ان کی مندرجہ ذیل کتب ہیں:

(۱) کتاب الدعاء (۲) کتاب الزکوۃ (۳) کتاب الزھد

(۴) کتاب الصلوۃ (۵) کتاب الصیام (۶) کتاب الطہارۃ

﴿ہدیۃ العارفین ۲/ ۹ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

واضح رہے کہ اس دعا کے بعض کلمات حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں موجود ہیں اس حدیث شریف کو امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب القضاء والقدر ۱/ ۲۱۳ میں اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن شیبہ (م ۲۳۵ھ) نے اپنی کتاب (المصنف فی الاحادیث والآثار ۶/ ۶۸) میں روایت کیا ہے، اس دعا کے بارے میں صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے رزق و روزی میں وسعت عطا فرمائے گا''

دعائے نصف شعبان

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ۦ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۦ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ۦ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ ۦ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ۦ وَاَمَانُ الْخَائِفِيْنَ ۦ اَللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا
عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ ۦ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ
وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ ۦ
فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ۦ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ
الْمُرْسَلِ ۦ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ۦ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي
الْاَعْظَمِ ۦ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ۦ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ
اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ۦ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ
وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ۦ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۦ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۦ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔